سوال

(244) شک کے دن کا روزہ رکھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شک کے دن روزہ رکھنے سے کیا مراد ہے؟ کیا اس دن کا روزہ نہیں رکھا جا سکتا؟ اس کے متعلق کوئی حدیث ہے تو نشاندہی کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث کے مطابق ماہ رمضان کا تین طریقوں سے پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ 1۔ رمضان کا چاند خود دیکھ کر۔ 2۔ کسی با اعتماد عادل شخص کی گواہی پر۔ 3۔ اگر انتیس کو چاند نظر نہ آئے تو ماہ شعبان کے تیس دن پورے کر لینے سے، اگر انتیس تاریخ کو مطلع ابر آلود ہونے کی بنا پر چاند نظر نہ آسکے تو احتیاط کے پیش نظر اگلے دن کا روزہ رکھنا شک کے دن کا روزہ رکھنا ہے۔ اہل علم کا رجحان یہ ہے کہ اس دن کا روزہ رکھنا حرام ہے کیونکہ رمضان کی آمد یقینی نہیں بلکہ اس کی بنیاد محض شک اور احتیاط پر ہے۔ چنانچہ امام بخاری رحمة اللہ علیہ نے تعلیق کے طور پر حضرت عمار سے بیان کیا ہے کہ جس نے شک کے دن کا روزہ رکھا، اس نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ [1]

حدیث کی دوسری کتابوں میں یہ روایت تفصیل کے ساتھ باسند بیان ہوئی ہے، حضرت صلہ رحمة اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے اور چاند نظر آنے کی خبر واضح نہ ہونے کی وجہ سے وہ دن مشکوک تھا، ہمارے سامنے بکری کا گوشت پیش کیا گیا تو مجلس میں سے کچھ لوگ ایک طرف ہوگئے، اس وقت حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے اس دن کا روزہ رکھا ہے اس نے حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔'' [2]

اس حدیث سے یوم الشک کی وضاحت ہو جاتی ہے نیز پتہ چلتا ہے کہ اس دن کا روزہ رکھنا حرام اور نا جائز ہے کیونکہ اس میں رمضان کی آمد یقینی نہیں۔ (واللہ اعلم)

---

[1] بخاری، الصوم، باب نمبر ۱۱۔

[2] ابوداؤد، الصیام: ۲۳۳۴۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:228

محدث فتویٰ